

باب ۱۶

معیاری مقالہ کی خصوصیات

باب ۱۶

معیاری تحقیقی مقالے کی خصوصیات

تحقیقی مقالے کی تعریف

ڈاکٹر احمد شلمی نے Arthur Cole کے حوالے سے تحقیق مقالہ کی تعریف یوں کی ہے: ”تقریر و اف یقیدمہ باحث عن عمل تعہدہ وأتقہ، علی أن یشمل التقرير کلّ مرحل الدراسة منذ كانت فكرة حتى صارت نتائج مدوّنة، مرتّبة، مؤیّدة بالحجج والأسانید“ (۱)۔

(تحقیق مقالہ اس مکمل رپورٹ کو کہتے ہیں جسے کوئی محقق اپنے تحقیقی کام کو کامیاب تکمیل کے بعد پیش کرتا ہے۔ یہ رپورٹ مطالعے کے تمام مراحل کا احاطہ کرتی ہے، یعنی موضوع کے متعلق ابتدائی سوچ سے لے کر تحقیق کے نتیجے میں حاصل ہونے والے نتائج تک کو دلائل و براہین کی روشنی میں مرتب و مدون کر کے پیش کیا جاتا ہے)۔

اس تعریف کو سب سے عمدہ تعریف قرار دیا گیا ہے اور یہ بات کسی حد تک درست بھی ہے۔ یوں تو یہ تعریف تحقیقی مقالے کے بارے میں مکمل تصور پیش کرتی ہے، البتہ اس میں ”تقریر و اف“ (مکمل رپورٹ) کے الفاظ محل نظر ہیں کیوں کہ یہ ضروری نہیں کہ تحقیقی مقالہ بہر طور مکمل رپورٹ ہو۔ تحقیقی کے میدان میں شاید ہی کسی بات کو مکمل یا آخری اور حتمی کہا جاسکتا ہے، البتہ مقالہ سابقہ معلومات پر قابل لحاظ اضافہ اور نئے نتائج کا حامل ہونا چاہئے (۲)۔

معیاری تحقیقی مقالے کی خصوصیات

ایک معیاری تحقیقی مقالہ وہ ہوتا ہے جس کی تیاری میں درج ذیل تحقیقی اصولوں کا لحاظ

رکھا گیا ہو:

۱۔ مواد کی ترتیب و تنظیم

مقالہ نگاری کا ایک اصول یہ ہے کہ موضوع سے متعلق جمع شدہ مواد کو ایسے اسلوب میں مدوں و مرتب کیا جائے۔ مواد کی ترتیب و تنظیم کے مرحلہ پر پہنچ کر محقق کو چاہیے کہ:

۱۔ ”وہ اپنے خیالات اور علم کی ایک شکل مقرر کر لے۔ اس عمل میں اس کی سوچی سمجھی منصوبہ بندی اور متعلقہ دلائل کا دخل رہتا ہے۔ متعلقہ مواد سے پیدا شدہ دلائل کی روشنی میں اپنے موضوع یا مسئلے کا حل تلاش کیا جاتا ہے۔“ (۳)۔

۲۔ وہ اپنے آپ کو تقویٰ کی صفت سے متعفف کرے اور غیر ضروری باتوں سے مقالہ کے دامن کو بچاتے ہوئے صرف متعلقہ مواد کو خوب احتیاط کے ساتھ منظم و مرتب کرے۔ یہ حقیقت ہے کہ کام کسی بھی نوعیت کا کیوں نہ ہو اگر اس کی ترتیب و تنظیم عمدہ ہو تو نتیجہ بھی عمدہ ہوتا ہے اور اسے پذیرائی بھی ملتی ہے (۴)۔

ان مقاصد کے حصول کی خاطر ”مفید ہوتا ہے کہ محقق پہلے تحریری شکل میں ایک خاکہ تیار کر لے۔ اس طرح مطالعے کی صورت حال اس کے ذہن میں واضح ہو جائے گی اور اس کے مطابق وہ اس کو خوبصورت انداز میں پیش کر سکے گا۔ اس تحریری خاکے میں یہ چیزیں شامل ہونی چاہئیں کہ جمع شدہ مواد کی تنظیم کس طرح کی گئی؟ اس مواد سے کون کون سے دلائل کس انداز میں پیدا ہوئے اور ان دلائل سے کون کون سے نتائج نکلتے ہیں۔ اس سے یہ فائدہ ہوتا ہے کہ مقالے کے مختلف اجزاء کا ربط واضح ہو جاتا ہے۔ مقالے کا ہر ایک حصہ باہم مربوط ہونا چاہیے۔ تب ہی اس کو صحیح معنوں میں (معیاری) مقالہ کہا جاسکتا ہے“ (۵)۔

مواد کی تنظیم و ترتیب میں خاکہ کی افادیت یہ بھی ہے کہ اس کی روشنی میں ابواب کے عنوان اور ذیلی سرخیاں بنائی جاسکتی ہیں۔ اس کام کو احتیاط سے کرنا چاہیے کیونکہ سرخیاں قاری کے لیے تمام مواد کو ایک نظر میں پیش کرتی ہیں، اس کی مدد کرتی ہیں کہ وہ مقالہ میں اپنے مطلب کی چیز پالے اور ان کی مدد سے وہ آسانی سے معانی کو سمجھ لیتا ہے۔ سرخیاں اس وقت تک ان مقاصد کو پورا نہیں کر سکتیں جب تک وہ آنے والے پہروں (Paragraphs) کے مندرجات کو درست طریقے سے بیان نہ کرتی ہوں۔

۲۔ تسوید مقالہ

مقالہ سے متعلقہ مواد کو منظم و مرتب کر لینے کے بعد اسے لکھنے کی باری آتی ہے۔ اصول تحقیق کی اصطلاح میں اسے ”تسوید“ کہتے ہیں۔ تسوید مقالہ تحقیقی عمل کا بہت اہم مرحلہ ہوتا ہے۔ اس پر پہنچ کر محقق کو اپنے موضوع سے متعلقہ مرتب شدہ مواد کو استعمال کرنا ہوتا ہے۔ اسے پہلے کی طرح یہاں بھی خوب احتیاط اور بیدار مغربی سے کام لینا چاہیے، چنانچہ فن تحقیق کے ماہرین لکھتے ہیں:

”مواد کی ترتیب کے بعد مقالہ لکھنے کا کام شروع ہوتا ہے۔ مواد کی تلاش، چھان بین اور ترتیب میں جس محنت، دیانت اور دقت نظر کا ثبوت دیا گیا ہے، مقالہ کی تسوید میں بھی اس کا اہتمام ضروری ہے۔ واضح فکر، مواد کی منطقی ترتیب، صحیح ترجمانی اور موثر طرز تحریر میں ایک قطعی رشتہ ہے“ (۶)۔ جس سے مقالے کی تحریر میں عالمانہ شان اور محققانہ وقار پیدا ہوتا ہے۔ مقالے کی معلومات کے ذریعے محقق اپنے مطالعہ کے نتائج، عملی تحقیق اور جمع شدہ دلائل دوسرے علماء تک پہنچانا چاہتا ہے۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ محقق کا طرز تحریر واضح ہو کہ اس نے اپنا تحقیقی عمل کس مقصد سے کیا ہے؟ اس سے کیا کیا نتائج اخذ کیے ہیں؟ (۷)۔

آغاز تحریر کے اصول

فن تحقیق کے ماہرین نے تحریری کام کے آغاز کے چند اصول متعین کر رکھے ہیں، جو کہ یہ ہیں:

الف۔ تحریر کا آغاز موضوع سے کرنا

مقالے کی تحریر کا آغاز براہ راست اپنے موضوع سے کرنا ہی اچھا اور سائنسی طریقہ کار سمجھا جاتا ہے۔ طویل تمہید اور تبصروں سے پرہیز کرنا چاہیے کیونکہ اس سے مقالے کی ضخامت بڑھ جاتی ہے جو ایک عیب سمجھا جاتا ہے۔ مقالے کی قدر و قیمت اس بات سے نہیں جانچی جاتی کہ محقق نے اپنے موضوع کے بارے میں کتنا کہا ہے۔ بلکہ یہ دیکھا جاتا ہے کہ اس نے کیا کہا ہے اور کس انداز سے کہا ہے۔ بعض محققین بظاہر خوبصورت لیکن موضوع سے غیر متعلقہ بیانات اور

غیر ضروری معلومات مقالے میں شامل کر کے اس کا حجم تو بڑھا دیتے ہیں لیکن واضح طور پر کسی اہم نتیجے پر پہنچتے ہوئے معلوم نہیں ہوتے۔ اس لیے براہ راست موضوع سے شروع کرنا مقالہ نگاری کا اہم اصول ہے (۸)۔ وہ مقالہ جس کی تیاری میں اس اصول کا لحاظ رکھا گیا ہو وہ معیاری کہلاتا ہے۔

ب۔ نتائج اور تاثرات کو خلوص و اختصار سے پیش کرنا

کوئی بھی محقق اپنے تحقیقی عمل کے شعبے کے متعلق ساری معلومات رکھتا ہے۔ اسی پر وہ اپنے موضوع اور تحقیقی کام کی بنیاد رکھتا ہے۔ لیکن ان ساری معلومات کا مقالے میں شامل کیا جانا ضروری نہیں۔ ان کی بنیاد پر محقق نے اپنا جو نقطہ نظر بنایا ہے صرف اسی کی وضاحت کی جانی چاہیے اور اپنے اخذ کردہ نتائج اور تاثرات کو پورے خلوص اور اختصار کے ساتھ پیش کر دینا چاہیے۔ اپنے مفروضات کی تائید میں اسے ثبوت پیش کرنے چاہئیں۔ اس طرح مقالے کی پیش کش کے لیے اپنے موضوع کا مکمل، صحت مند اور غیر کتابی علییت کا حاصل ہونا ضروری ہے۔ اس طرح مقالے میں غیر ضروری ضخامت نہیں آئے گی (۹)۔

۳۔ اسلوب تحریر

معیاری مقالے کے لیے اس کے اسلوب تحریر کا معیاری ہونا لازمی ہے۔ اہل علم حضرات اس حقیقت سے بخوبی آشنا ہیں کہ ایک اہم اور عمدہ بات کو اگر دلکش انداز میں بیان نہ کیا جائے تو اس کی طرف سامعین و قارئین متوجہ نہیں ہوتے۔ اس کے مقابلہ میں عام سی بات کو اگر اچھے انداز میں پیش کیا جائے تو وہ ان کی توجہ کا مرکز بن جاتی ہے۔ تحقیقی عمل میں اس مقصد کے حصول کے لیے محقق کو خوب محنت اور لگن سے کام کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ وہ جو بات بھی کہے سوچ سمجھ کر موقع و محل کے مطابق سیدھے سادھے انداز میں کہے اور قاری کے لیے اس میں دلچسپی دلگن پیدا کرے۔

انداز تحریر کی خصوصیات

انداز تحریر ہر ایک شخص اور موضوع کے اعتبار سے تبدیل ہوتا رہتا ہے۔ مقالے کے

اسلوب تحریر کو دو خصوصیات سے مزین ہونا چاہیے: ایک سنجیدگی اور دوسری اثر۔ ان دونوں کے ساتھ تکمیل، وحدت اور وضاحت وغیرہ کو بھی شامل کیا جاسکتا ہے (۱۰)۔

۴۔ مقالے کی زبان

تحقیقی مقالے کی زبان عام فہم، سادہ اور دلکش ہو۔ ثقیل اور طویل نوعیت کے جملوں سے گریز کیا جائے۔ جس زبان میں مقالہ لکھا جا رہا ہے اس کے علاوہ کسی دوسری زبان کے الفاظ استعمال نہ کیے جائیں۔ اگر استعمال ضروری ہو تو انھیں بریکٹ میں لکھا جائے۔ فن تحقیق کے ماہرین نے زبان کے متعلق درج ذیل تجاویز پیش کی ہیں:

- ۱۔ مقالہ عام طور پر زمانہ ماضی یا ماضی قریب میں لکھا جائے۔
- ۲۔ نتائج کا تذکرہ زمانہ حال میں کیا جاسکتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کا تعلق آخر میں ایک مخصوص عنصر سے نہیں رہ جاتا۔ ایک عام تخلیق کا ذکر دور حاضر کی مناسبت سے ہی کیا جانا چاہیے۔
- ۳۔ ضمائر متکلم (میں، ہم، میرا وغیرہ) کا استعمال نہیں کرنا چاہیے۔ ان کے استعمال سے مقالے کا اختیار ختم ہو جاتا ہے۔
- ۴۔ صیغہ فاعل کا استعمال صیغہ مفعول کے مقابلے میں زیادہ ہونا چاہیے۔
- ۵۔ گنتی کے اعداد اگر سو تک ہوں تو ان کو حروف میں لکھا جانا چاہیے سو سے زائد گنتی کو اعداد میں لکھا جاسکتا ہے۔ اس کے علاوہ اگر جملے کی ابتدا گنتی سے ہوتی ہے تو اس کو حروف میں ہی لکھنا چاہیے۔
- ۶۔ زیادہ تر ایک ہی فعل کے ساتھ دو سے زائد مسلسل جملوں کا اختتام نہیں ہونا چاہیے (۱۱)۔

۵۔ الفاظ کا استعمال

معیاری مقالہ وہ ہوتا ہے جس کے جملوں میں عام فہم، سادہ اور مناسب و موزوں الفاظ کا استعمال موقع محل کے مطابق کیا گیا ہو۔ ”زیادہ طویل، مرکب، غیر مستعمل اور فرسودہ الفاظ کے استعمال سے مقالے کا مفہوم واضح نہیں ہوتا۔ مقالات میں کچھ ایسے مقامات بھی ہو سکتے ہیں

جہاں اصطلاحی الفاظ کا استعمال ضروری ہوتا ہے۔ اصطلاحی الفاظ (۱۲)، کے انتخاب میں مندرجہ ذیل باتوں کا خیال رکھنا چاہیے:

- ۱۔ اگر ایک سے زائد اصطلاحی الفاظ کا استعمال ہو رہا ہو تو ان میں سے اسی لفظ کا انتخاب کرنا چاہیے جو زیادہ تر لوگوں کے لیے تسلیم شدہ ہو۔
- ۲۔ مقالے کے شروع میں جن اصطلاحی الفاظ کا استعمال ہوا ہے، اس مفہوم میں ان ہی الفاظ کا استعمال پورے مقالے میں کیا جانا چاہیے۔
- ۳۔ اگر انگریزی یا کسی دوسری زبان کے اصطلاحی لفظ کا ترجمہ کیا گیا ہو تو بریکٹ میں یا تمہیدی حصے میں ان کی بنیادی شکل کا اظہار کر دینا مناسب ہوتا ہے۔
- ۴۔ اگر اصطلاحی الفاظ کا استعمال کیے بغیر کسی خیال کا اظہار ممکن ہو تو اصطلاحی الفاظ سے احتراز کرنا ہی بہتر ہوگا۔

الفاظ کے استعمال کے بارے میں یہ مشورہ بھی دیا جاتا ہے کہ جدید انداز میں وضع کیے ہوئے الفاظ تخلیقی ادب میں چاہے کتنی ہی اہمیت رکھتے ہوں، لیکن تحقیقی مقالے میں ان کا استعمال ایک نقص ہی سمجھا جائے گا۔ مقالے میں مقامی یا بازاری الفاظ کا استعمال بھی ناپسندیدہ ہوتا ہے۔ ان کے استعمال سے زبان کی سنجیدگی ختم ہو جاتی ہے“ (۱۳)۔

۶۔ تکرار کلمات سے اجتناب

معیاری مقالہ وہ ہوتا ہے جو کلمات کے تکرار سے خالی ہو کیونکہ مقالے کا اسلوب نگارش تکرار کلمات سے متاثر ہوتا ہے۔ اس لیے جملوں کی ساخت میں ایسے کلمات کو استعمال کیا جائے جو مروج اور عام فہم ہوں۔ جملوں میں ایسے الفاظ اور کلمات کے استعمال سے اجتناب کرنا چاہیے جو مستعمل نہ ہوں یا متروک ہوں۔

۷۔ مناسب اختصار

مناسب اختصار معیاری مقالہ کی خصوصیات میں سے ہے۔ جس قدر مقالہ میں کم سے کم الفاظ میں زیادہ سے زیادہ مفہوم ادا ہو سکتا ہو اتنا ہی بہتر ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ اس قدر

اختصار سے کام لیا جائے کہ مقالہ نگار قاری کو اپنی مافی الضمیر بطریق احسن منتقل نہ کر سکے۔ مقالہ کے جملوں کو مختصر، پرمغز، سادہ، آسان اور باتم مربوط ہونا چاہیے تاکہ مفہوم کو واضح طور پر سمجھا جاسکے (۱۴)۔

۸۔ مطالعہ مواد

معیاری مقالہ وہ ہوتا ہے جس کی تیاری میں محقق نے موضوع سے متعلقہ مواد کا خوب توجہ اور گہرائی سے مطالعہ کیا ہو۔ اپنے موضوع پر یا اس سے ملتی جلتی کتب، تحقیقی مقالے اور مضامین سے بھرپور استفادہ کیا ہو۔ تحقیقی عمل میں وسیع مطالعہ کا فائدہ یہ ہے کہ اس کی بنیاد پر محقق باسانی نتائج اخذ کر سکتا ہے اور یہ وقت اپنے تحقیقی کام سے فارغ ہو سکتا ہے۔

زبانی امتحان کے وقت محققین میں سے اگر کسی کا مطالعہ وسیع ہو اور وہ ایسے مواد کی اطلاع دے جس سے محقق کم مطالعہ کی وجہ سے ناواقف ہو یا وہ ایسے نتائج بتائے جو محقق کے نتائج سے بہتر اور مختلف ہوں تو اسے ایک مرتبہ پھر اپنے مقالہ پر محنت کرنا ہوگی۔ اس طرح وقت بھی لگے گا اور ذہنی، بدنی اور مالی تکلیف بھی اٹھانا پڑے گی۔ اس پریشانی سے بچنے کا واحد حل یہ ہے کہ محقق کو وسیع مطالعہ کرنا چاہیے اور اپنے موضوع سے متعلقہ مواد سے اچھی طرح واقف ہونا چاہیے۔ معیاری مقالہ کے لیے یہ ضروری ہے۔

۹۔ جدت

معیاری مقالہ کی ایک اہم خوبی یہ بھی ہوتی ہے کہ اس میں کسی نہ کسی طرح کی جدت اور نیا پن پایا جاتا ہو۔ تحقیق کے میدان میں جدت کئی طرح کی ہو سکتی ہے، مثلاً:

- ۱۔ جہاں تک پہلے محقق نے کسی کام کو پہنچایا ہو وہاں سے اسے شروع کیا جائے۔
- ۲۔ معلوم اور معروف مواد کو نئے اور منفید اسلوب میں مرتب و مدون کیا جائے۔
- ۳۔ منتشر مواد کو ایک عنوان کے تحت مدون و مرتب کیا جائے۔
- ۴۔ پہلے سے موجود تحقیق سے نئے نتائج اخذ کیے جائیں (۱۵)۔

۱۰۔ اقتباسات کا صحیح استعمال

معیاری مقالہ وہ ہوتا ہے جس کی تیاری میں مصادر و مراجع سے اقتباسات کی صورت میں متعلقہ مواد کو تحقیق کے مرتبہ اصولوں کے مطابق استعمال کیا گیا ہو، مثلاً:

۱۔ ”اقتباس کی عبارت احتیاط سے نقل کی جائے اور اسے داوین“ میں رکھا جائے تاکہ وہ محقق کی عبارت سے نمایاں ہو سکے۔

۲۔ اگر عبارت مختصر (یعنی چار سطروں پر مشتمل) ہو تو اسے متن کے ساتھ اور متن کے قلم سے لکھنا چاہیے۔

۳۔ اگر عبارت طویل (یعنی چار سطروں سے زیادہ گی) ہو تو اسے متن سے الگ کر کے لکھنا ہوگا اور اس کا قلم متن کے قلم سے نمایاں طور پر خفی ہوگا۔ اس کی سطریں بھی نسبتاً مختصر ہوں گی، یعنی دائیں بائیں جگہ چھوٹی رہے گی۔ اس طرح وہ متن کی عبارت سے نمایاں ہوگی“ (۱۶)۔

۴۔ اقتباس لیتے وقت اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ اسے متن میں اس طرح جوڑ دیا جائے کہ وہ متن کا ایک لازمی حصہ معلوم ہو۔ اس لیے اقتباس کو ماقبل کے ساتھ جوڑنے کے لیے ایک دو تمہیدی جملے استعمال کرنا ضروری ہوں گے۔ ورنہ پھر اقتباس کا ماقبل کے ساتھ کسی قسم کا ربط نظر نہیں آئے گا۔ اس طرح مابعد کے ساتھ بھی اس کو جوڑنا ہوگا جس کے لیے ایک آدھ جملہ بطور تبصرہ دینا ضروری ہوگا (۱۷)۔

حاصل کلام یہ کہ وہ تحقیقی مقالہ جس میں اقتباسات کی صورت میں دوسروں کی آراء یا عبارت نقل کرنے میں خوب احتیاط اور وقت نظر سے کام لیا گیا ہو وہی اصل میں معیاری مقالہ ہوتا ہے۔

اسی طرح تحقیقی مقالہ میں مصادر مراجع سے مواد کو (اقتباسات کی صورت میں) نقل کیا جاتا ہے۔ ایک اچھا اور معیاری مقالہ وہ ہوتا ہے جس میں نقل شدہ مواد کا تنقیدی جائزہ لیا گیا ہو۔ وہ اس طرح کہ: مواد کی خوبیوں خامیوں کو مستند اور وزنی دلائل کی روشنی میں اجاگر کیا گیا ہو اور خامیوں کو دور کرنے کے لیے مثبت انداز میں مفید تجاویز پیش کی گئی ہوں (۱۸)۔

۱۱۔ جملوں اور پیراگرافز میں ربط

ایک اچھے اور معیاری مقالے کی اندورنی خوبی یہ ہوتی ہے کہ اس کے جملے آپس میں مربوط ہوتے ہیں اور ان میں کسی قسم کا انقطاع اور بعد نہیں ہوتا۔ وہ سادہ، آسان اور واضح ہوتے ہیں۔ اسی طرح پیراگراف کے درمیان میں بھی ربط پایا جاتا ہے۔ یہ ایسی خوبی ہوتی ہے جو تحقیقی مقالہ کی خوبصورتی اور دلکشی میں اضافے کا باعث بنتی ہے۔

۱۲۔ حواشی و حوالہ جات

جس مقالہ میں تحقیق کے مقررہ اصولوں کے مطابق حواشی و حوالہ جات کا اہتمام کیا گیا ہو وہ معیاری مقالہ کہلاتا ہے۔ تحقیقی مقالہ میں چونکہ اقتباسات کو نقل کیا جاتا ہے، اس لیے حاشیہ میں حوالہ کی صورت میں ان کتب کا اعتراف کرنا ضروری ہوتا ہے جس سے مواد اخذ کیا جاتا ہے (۱۹)۔

۱۳۔ خوب توجہ سے نظر ثانی کرنا

مقالہ پر نظر ثانی کرنا تحقیقی مراحل میں سے ایک اہم مرحلہ ہوتا ہے، جو مقالہ کے مسودہ کی تکمیل کے بعد شروع ہوتا ہے۔ محقق کو چاہیے کہ وہ خوب محنت، توجہ اور وقت نظر سے کئی بار اپنے مقالہ پر نظر ثانی کرے۔ وہی مقالہ معیاری کہلاتا ہے جس پر محقق نے کئی بار نظر ثانی کی ہو۔

مقاصد

نظر ثانی یا دہرانے کے عمل سے کئی مقاصد حاصل کیے جاسکتے ہیں، مثلاً:

الف۔ حذف و اضافہ

مقالہ کے پہلے مسودہ کی تکمیل کے بعد نظر ثانی کرتے ہوئے معلوم ہوتا ہے کہ کچھ غیر متعلقہ مواد شامل ہو گیا ہے اور کچھ متعلقہ باتیں باقی رہ گئی ہیں۔ اس لیے حذف و اضافے کی ضرورت پڑتی ہے جو صرف نظر ثانی کے ذریعے ہی پوری ہو سکتی ہے۔

ب۔ بہتر ترتیب

حذف و اضافہ کا نتیجہ اصل میں ترتیب نو ہوتا ہے۔ ترتیب ایسی منطقی ہونی چاہیے کہ ایک باب دوسرے باب سے زنجیر کی کڑیوں کی طرح منسلک ہو۔ دہرانے کے عمل میں محقق کو خوب غور کرنا چاہیے تاکہ ترتیب بہتر سے بہتر ہو سکے۔

ج۔ حوالوں کی تصحیح

- ۱۔ بعض اوقات حوالوں کو لگتے وقت محقق سے کچھ غلطیاں ہو جاتی ہیں، مثلاً:
مؤلفین اور کتب کے ناموں کے اندراج میں رد و بدل ہو جاتا ہے۔ نظر ثانی کرتے وقت اس نوعیت کی غلطیوں کا پتہ چل جاتا ہے۔
- ۲۔ حوالوں کے اندراج میں تکرار واقع ہو جاتا ہے۔ وہ اس طرح کہ جب کوئی حوالہ پہلی بار درج کرنا ہو تو اس کی پوری تفصیل دینا ہوتی ہے۔ مگر حوالہ جب دوبارہ دینا ہو تو مختصراً دینا ہوتا ہے۔ لیکن اکثر ایسا ہوتا ہے کہ اس کی جملہ تفصیلات دوبارہ یکہ کنی بار درج ہو جاتی ہیں۔ ایسے تکرار کو صرف نظر ثانی اور دہرانے کے عمل سے دور کیا جاسکتا ہے۔

د۔ جملوں کی ساخت اور زبان کی بہتری

نظر ثانی کے ذریعے مقالہ کے جملوں کی ساخت اور اس کی زبان میں بہتری پیدا کی جاسکتی ہے۔ پہلی تسوید میں تو ساری توجہ خیالات کو کاغذ پر منتقل کرنے اور سلسلے وار جمانے میں صرف کی جاتی ہے۔ انشا کی طرف اس قدر توجہ نہیں کی جاتی۔ دہرانے کے عمل میں زبان و بیان کو چکنا اور نکھارنا ہوتا ہے (۲۰)۔

علاوہ ازیں! نظر ثانی کے دوران درج ذیل باتوں کا خیال رکھا جائے:

- ۱۔ اگر کوئی ایسی بات درج ہو گئی ہے جو اختلاف کا موجب بن سکتی ہے تو اسے نظر انداز کر دینا چاہیے۔
- ۲۔ نظر ثانی کے دوران اگر کوئی تحقیق طلب پہلو سامنے آجائے تو اس پر تحقیق کی جائے۔
- ۳۔ نظر ثانی مقالہ کی تکمیل کے بعد ہی شروع کی جائے۔ ہاں اگر جزوی طور پر ساتھ ساتھ

نظر ثانی ہوتی رہے تو کوئی حرج نہیں مگر تکمیل کے بعد کی نظر ثانی زیادہ نتیجہ خیر ہوتی ہے۔
۳۔ نظر ثانی کے عمل میں صبر و تحمل سے کام لیا جائے۔ جلد بازی سے کام لے کر اپنی تحقیق کی قدر و قیمت کم نہ کی جائے (۲۱)۔

۱۴۔ عمدہ کتابت اور جلد بندی

تحقیقی مقالے کی عمدہ کتابت ٹائپ اور جلد بندی اس کے معیاری ہونے کا ثبوت ہوتا ہے۔ اگر مقالے کا مواد بہت قیمتی اور عمدہ ہو لیکن کتابت یا ٹائپ اور جلد بندی اچھی نہ ہو تو وہ مقالہ معیاری نہیں کہلا سکتا اور نہ اس سے انسان متاثر ہو سکتا ہے۔

۱۵۔ تحقیقی مقالے کی ہیئت

ماہرین تحقیق کے نزدیک معیاری تحقیقی مقالہ اسے کہا جاتا ہے جس کی ہیئت درج ذیل اجزاء پر مشتمل ہو:

۱۔ سرورق

مقالے کی ابتداء سرورق سے ہوتی ہے۔ اس پر درج ذیل چھ باتوں کا لکھنا ضروری ہے:

- ۱۔ مقالے کا عنوان۔
- ۲۔ ڈگری کا نام جس کے لیے مقالہ پیش کیا گیا۔
- ۳۔ دائیں جانب مقالہ نگار کا نام۔
- ۴۔ بائیں جانب استاذ کا نام جس کی نگرانی میں مقالہ مکمل ہوا ہے۔
- ۵۔ شعبہ، فیکلٹی اور یونیورسٹی کا نام جہاں مقالہ پیش کیا گیا۔
- ۶۔ تاریخ، یعنی ماہ اور سن جس میں مقالہ پیش کیا گیا، مثلاً: